© rasailojaraid.com

آہ! آنجہانی خورشید احمد گیلانی ؒ

تحریر: حافظ غلام حسین، سابق ڈائریکٹر ریسرچ سیل دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، لاہور

اللہ کے سوا کون رہا ہے جو کوئی رہے گا یہ ایک اٹل حقیقت ہے جس کا مشاہدہ حضرت آدم سے اب تک اولاد آدم کرتی آئی ہے اور تا دیر کرتی رہے گی۔ یہ بھی معلوم حقیقت ہے کہ وقت مقررہ سے ایک پل ادھر ادھر ہونا محال ہے، پھر بھی بعض بچھڑنے والوں کی جدائی ایسی بے وقت سی لگتی ہے کہ زبان سے بے ساختہ نکل جاتا ہے ۔

ہاں اے فلک پیر جواں تھا ابھی عارف　　　کیا تیرا بگڑتا جو نہ مرتا کوئی دن اور

مرحوم خورشید احمد گیلانی سے ملاقات کا سلسلہ ۱۹۸۱ء میں شروع ہوا۔ ان دنوں گیلانی صاحب حافظ آباد میں رہا کرتے تھے، لاہور تشریف لاتے تو سیدی واستاذی جناب مولانا سید محمد متین ہاشمی مرحوم سے ضرور ملنے تشریف لاتے۔ شروع شروع کی ملاقاتوں میں ایرانی انقلاب کی مدح سرائی کی وجہ سے ہمیں ان کو سمجھنے میں کچھ دشواری ہوئی لیکن اس کے بعد جب گیلانی صاحب کی باطنی کیفیات اور امت مسلمہ کیلئے تڑپتے ہوئے قلب کی دھڑکن پر سوز اور شعور میں پیوست نقشہ احیائے ملت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا تو یہ ملاقاتیں ارتباط قلبی میں تبدیل ہو گئیں۔ شومئی قسمت کہ پچھلے دو ماہ سے لاہور سے باہر ہونے کی وجہ سے گیلانی صاحب کو دم رخصتی (۱۲؍ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ ؍ ۵ جون ۲۰۰۱ء) سلام عرض نہ کر سکا۔ اب اس خیال سے کہ گیلانی صاحب ہم سے بچھڑ کر دار البقا میں جا بسے کلیجہ منہ کو آتا ہے لیکن کیا کریں اپنے زخموں کا اندمال وقت کی طویل چال سے ہی ہوتا ہے۔ گیلانی صاحب نے کالم نگاری کو ایک ایسا اسلوب و انداز دیا کہ وہی اس کے اول اور وہی اس کے آخر ٹھہرے۔ کلام میں وہ سلاست کہ پہاڑی جھرنا جو آخر میں دریا بن جائے اور راستے میں آنے والے تمام خس و خاشاک کو بہالے جائے۔ رمز و کنایہ، استعارہ و تلمیح اس چابکدستی سے استعمال ہوتا تھا کہ قاری اپنے آپ تک کو بھول جاتا۔ الفاظ کا انتخاب اور معانی کا پہناوا اس قدر واضح کہ کوئی سمجھے کہ یہ بھی میرے دل میں ہے۔ استدلال میں اس قدر عمومیت اور قوت کہ مخاطب کو سر تسلیم خم کئے بغیر چارہ نہ رہے۔

خطاب میں وہ جاذبیت کی سامع دنیا و مافیہا سے بے نیاز کلام کو جذب کرنے میں ہمہ تن گوش رہتے انداز گفتگو میں توازن اس قدر کہ گھنٹوں بات کریں تو گرانی نہ ہو۔ کالم نگاری کی جو نیو انہوں نے ڈالی خوب نبھائی۔ اتنی متوازن کالم نگاری اردو اخبارات میں شاید و باید ہی ہو، تلخ سے تلخ بات بھی کہی تو اتنی حوصلہ مندی سے کہ سامع کو گراں نہ گزری۔ آپ کی عبارات سے نہ کبھی طمع کی جھلک دکھائی دی نہ خوف کی۔ ایک ہی نقطہ تھا جس کیلئے ساری عمر گیلانی صاحب دعوت دیتے رہے۔ احیائے ملت اسلامیہ، اتحاد ملت اسلامیہ اور احیائے شریعت اسلامیہ، ان کی کسی بھی تحریر کو اٹھا کر دیکھ لیں مرکزی تصور یہی ہوگا۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ان کی یہ آرزو ادارہ (ایوان اتحاد، ہفت روزہ تسخیر) پوری کرنے میں تگ و دو کرتا رہے۔ ان کے اٹھ جانے سے اتحاد وملت اسلامیہ کی نظریاتی بنیادوں پر جو کام ہو رہا تھا اس میں کہیں ٹھہراؤ نہ آجائے۔ ایک آواز تھی جو بچھڑے ہوؤں کو مل بیٹھنے کیلئے بلاتی تھی۔ سو اب خاموش ہے۔ اللہ رب العزت جنت الفردوس میں اعلیٰ مراتب عطا فرمائے اور ان کا کوئی صحیح جانشین پیدا فرمائے۔ آمین۔

© rasailojaraid.com